اللہ کی تیرہ صفات واجبہ

عقیدہ میں متأخرین علماء کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یہ فرض عین ہے۔اور ہر مکلّف (یعنی بالغ، عاقل اور جس نے دعوت اسلام سنی ہو) پر یہ فرض ہے۔کہ وہ اللہ کی یہ تیرہ صفات جانے۔۔موجودگی ،قِدم، بقاء ،سننا ، دیکھنا ، کلام ارادہ ،قدرت، علم، حیات، وحدانیت ،وہ اپنی ذات کے لحاظ سے قائم ہے اور وہ مخلوقات کی طرح نہ ہے۔

۱۔ **موجودگی:۔** جان لو کہ اللہ تعالیٰ ازلی ابدی موجود ہے۔اور اس کی موجودگی کسی موجد کے پیدا کرنے سے نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (أفي الله شك)
معانی:۔ اللہ کی موجودگی میں کوئی شک نہیں ہے۔

۲۔ **قِدم:۔** اللہ کیلئے قِدم یعنی ازلیت واجب ہے۔اور اس کا قدیم ہونا عہد یا زمانے کے لئے لحاظ سے نہیں ہے۔کیونکہ اگر لفظ قدیم یا ازلی کا اطلاق اگر اللہ پر کیا جائے گا تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ اس کی موجودگی کی کوئی ابتداء نہیں ہے۔اور اگر اس کا اطلاق مخلوق پر کیا جائیگا تو پھر اس کے معنی عہد اور زمانے کے لحاظ سے قدیم ہونا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔(ھو الأول والآخر) معانی:۔ وہی ہے اول اور آخر۔

۳۔ **البقاء:۔** اللہ تعالیٰ کیلئے بقاء واجب ہے۔اس کے معنی ہیں کہ وہ فناء نہیں ہوسکتا۔کیونکہ جب عقلاً اس کیلئے قدیم ہونا ثابت ہوا تو اس کیلئے ہمیشہ بقاء بھی واجب ہے۔کیونکہ اگر اس کیلئے عدم ہوتا۔تو قدیم ہونے سے اس کی نفی ہوجاتی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔(ویبقی وجہ ربك) اس کے معنی کچھ یوں ہیں۔اور تمہارے رب کی ذات باقی رہے گی۔

۴۔ **سمع (سننا):۔** یہ صفت بھی اللہ کے لئے ازلی ابدی ثابت ہے۔اللہ تمام آوازیں ازلی ابدی سنتا

ہے۔ نہ ہی کان سے اور نہ کان کے سوراخ کے ذریعے سے سنتا ہے۔تو جس نے کہا کہ اللہ کان سے سنتا ہے۔وہ ملحد اور کافر ہے۔

۵۔ بصر (دیکھنا):۔ اللہ کیلئے دیکھنا عقلاً واجب ہے۔وہ تمام اشیاء ازلی ابدی دیکھتا ہے۔وہ اپنی ذات بھی بغیر آنکھ یا عضو کے دیکھتا ہے۔ کیونکہ اعضا مخلوقات کی صفات میں سے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔(وھو السمیع البصیر) معانی:۔ اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

٦۔ کلام:۔ کلام اس کی ازلی ابدی صفت ہے جس سے وہ حکم دیتا ہے۔منع کرتا ہے،وعدہ کرتا ہے، وعید دیتا ہے۔اس کا کلام دوسروں کے کلام کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ذاتی کلام ازلی ابدی ہے۔ جو مخلوقات سے مشابہت نہیں رکھتا ہے۔ جو نہ آواز ہے جو اجسام کے ٹکرانے اور ہوا کی پھڑک سے ہو۔اور نہ ہی حرف ہے جو ہونٹوں کو بند کرنے یا کھولنے سے ہو اور یا زبان کی حرکت سے ہو۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ (وکلم اللہ موسی تکلیما) معانی:۔ اور اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا کلام کرکے۔

۷۔ الارادۃ:۔ جان لو کہ ارادہ، یہ مشیت (چاہنا) ہی ہے۔ جو اللہ کے لئے عقلاً واجب ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی وہ ازلی صفت ہے۔جس سے وہ جائز العقلی کو عدم سے وجود میں، ایک صفت سے دوسری صفت میں ۔۔ایک وقت سے دوسرے وقت میں مخصوص کرتا ہے۔اور اہل حق کے نزدیک ارادہ، مشیت کے معنی میں بندوں کے تمام اعمال کو شامل ہے۔چاہے وہ خیر کے ہوں یا شر کے ہوں۔اعمال میں سے ہر چیز جو عدم سے وجود میں داخل ہوتی ہے۔چاہے وہ خیر ہو یا شر،کفر ہو یا گناہ اور یا اطاعت، یہ اللہ کی مشیت سے واقع اور حاصل پذیر ہوتی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔(وماتشاء ون الا أن یشاء اللہ رب العالمین) معانی:۔ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ جو اللہ چاہے جو رب ہے عالمین کا۔

نوٹ: لیکن مؤمنین کا ایمان اور اطاعت کرنے والوں کی اطاعت اللہ کی مشیت، اس کی رضا اور محبت سے حاصل ہوتی ہیں۔ جبکہ کفر کرنے والوں کا کفر یا گناہ کرنے والوں کا گناہ اللہ کی مشیت سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن اس میں اس کی رضا اور محبت نہیں ہوتی۔

۸۔ **قدرت:۔** اللہ کی قدرت ہر شے پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ (وھو علی کل شیء قدیر) معانی:۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ شے سے مراد یہاں پر جائز العقلی ہے۔ پس اس سے ناممکن عقلی خارج ہے کیونکہ وہ وجود کے قابل ہی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ کیا اللہ قادر ہے کہ ایک اور خدا کو پیدا کر سکے۔ تو اس کا جواب ۔۔ ہاں یا نہ ۔۔ دونوں صورتوں میں دینا کفر ہے۔ کیونکہ ہاں میں اگر دے تو یہ ناممکن العقلی ہے۔ اور اگر نہ میں دے تو اس میں عاجزی کی صورت آجاتی ہے اور یہ دونوں ناممکن ہیں۔ اس کا جواب یوں ہوگا کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو یہ عقلاً ناممکن ہے۔ اور اللہ کی قدرت کا اطلاق ناممکن العقلی پر نہیں ہوتا ہے۔

حکم عقلی کو علماء نے تین اقسام میں بیان کیا ہے۔

۱۔ **ناممکن عقلی:۔** عقلاً یہ تصور نہ کرے۔ کہ اللہ کے ساتھ کوئی شریک ہے۔ یا اس کی ذات یا افعال یا صفات میں اس کی طرح کوئی اور ہے۔

۲۔ **واجب عقلی:۔** عقلاً یہ تصور نہ کرے۔ کہ اللہ یا اس کی صفات میں سے کوئی صفت ختم ہو جائے گی۔

۳۔ **جائز عقلی:۔** عقلاً جو ممکن ہو۔ جو کبھی عدم کو قبول کرے اور کبھی وجود میں آئے۔ جیسے کہ انسان اور دیگر مخلوقات۔

۹۔ **علم:۔** جان لو کہ اللہ کا علم بھی اس کی ذات کی طرح ازلی ابدی ہے۔ وہ اپنی ذات اور اپنی صفات اور جو کچھ مخلوقات میں ہوتا ہے، سب پر عالم ہے۔ اس کے علم کی کوئی شروعات نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اس کی

اس طرح صفت ہوتی تو اس سے قدیم ہونے کی نفی ہو جاتی ۔اللہ تمام اشیاءکواس کے ہونے سے قبل جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وأن الله قد أحاط بكل شيء علماً ۔

معانی:۔ اور بے شک اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

۱۰۔حیات:۔ اللہ تعالیٰ کیلئے حیات عقلاً واجب ہے۔ اسکی حیات دوسروں کی حیات کی طرح نہیں ہے۔ اسلئے کہ اللہ کی حیات ازلی ابدی ہے۔ جو کہ نہ جسم، اور نہ ہی روح پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔الله لا اله الا هو الحى القيوم

معانی:۔ اللہ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔زندہ ہے اور اپنی ذات کے لحاظ سے قائم ہے۔

۱۱۔وحدانیت:۔ وحدانیت کے معنی ہیں۔ کہ اس کی ذات اجزاء سے بنی ہوئی نہیں ہے۔اسکی ذات کی طرح کسی کی بھی ذات نہیں ہے۔اور نہ ہی اس کی صفات کی طرح کسی اور کی صفات ہیں۔اور نہ ہی اس کے افعال کی طرح کسی اور کے افعال ہیں۔وحدانیت سے مراد عددی طریقہ سے ایک ہونا نہیں۔ کیونکہ عدد میں ایک کو نصف اور اس سے کم عدد پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ وحدانیت سے مراد یہ ہے۔ کہ اس کے ساتھ الہیت میں کوئی بھی شریک نہیں ہے۔ اور اس کے جیسا کوئی بھی نہیں ہے۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ (لوكان فيهماء الهة الا الله لفسدتا) معانی:۔ اگر زمین اور آسمانوں میں اللہ کے علاوہ کوئی اور خدا ہوتا تو ان میں فساد ہو جاتا۔

۱۲۔ وہ اپنی ذات کے لحاظ سے قائم ہے:۔ اس کے معنی ہیں کہ وہ غنی ہے۔اور کسی بھی چیز کا محتاج نہیں ہے۔وہ اپنی موجودگی میں کسی مخصص کا محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ دوسرے کا محتاج ہونا قدیم ہونے کے

منافی ہے۔ جبکہ اسکے لئے قدیم اور البقا کا وجوب ثابت ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

فان اللّٰه غنی عن العالمین ۔ معانی:۔ پس بے شک اللہ عالمین سے غنی ہے۔

۱۳۔ وہ مخلوقات کی طرح نہ ہے:۔ اللہ تعالیٰ کی واجب صفات میں سے ہے۔ کہ وہ اپنی مخلوقات کی طرح نہیں ہے۔اس کے معنی ہیں۔ کہ وہ اپنی مخلوق میں سے کسی بھی شے سے مشابہت نہیں رکھتا۔ وہ نہ جوہر ہے جو جگہ گھیرے، اور نہ ہی عرض۔ جوہر وہ ہوتا ہے جو جگہ گھیرے اور اپنی ذات میں قائم ہو۔ جیسے کہ اجسام۔عرض وہ ہوتا ہے جو اپنے ذات میں قائم نہیں ہوتا بلکہ دوسروں میں قائم ہوتا ہے۔ جیسا کہ حرکت، سکون، ملنا، بچھڑنا، رنگ، ذائقہ اور خوشبو۔ اسی لئے امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے۔

أني يشبه الخالق مخلوقه : معانی:۔ خالق مخلوق کی طرح کیسے ہوسکتا ہے۔یعنی خالق مخلوق کی طرح نہیں ہے۔ اور عالم ابوسلیمان الخطابی نے فرمایا ہے۔ بے شک ہم پر اور ہر مسلمان پر یہ فرض ہے۔ کہ وہ جانے کہ ہمارے رب کی کوئی شکل اور صورت نہیں ہے۔ کیونکہ صورت کیفیت کا تقاضا کرتی ہے۔ اور یہ اللہ اور اسکی صفات کے منافی ہے۔ یعنی لفظ کیفیت کا اطلاق اللہ اور اسکی صفات پر نہیں ہوتا۔ اور امام ابوجعفر الطحاوی نے فرمایا ہے۔ جو کہ القرن الثالث کے آئمہ میں سے تھے۔ومن وصف اللّٰه بمعنى من معاني البشر فقد كفر۔ معانی:۔ جس نے اللہ کی صفت کا معنیٰ انسان کے معنی میں کیا۔ تو اس نے کفر کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ (ليس كمثله شيء) معانی:۔ اس کے مثل کوئی بھی شے نہیں ہے۔